بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۵ رجب ۱۳۹۲ھ ، ۵ تبوک ۱۳۵۱ھش ، ۵ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۰۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے لوگوں کے حسبِ حال انہیں نصائح فرمایا کرتے تھے

یہ فراست اور معرفتِ حقانی واعظ کے سوا دوسروں کو کم ہی ملتی ہے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ بیان کو غور سے دیکھو۔ . . . . . . ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ سب سے بہتر نیکی کونسی ہے۔ آپ اُس کو جواب دیتے ہیں کہ سخاوت۔ دُوسرا یہی سوال کرتا ہے تو اُس کو جواب ملتا ہے کہ ماں کی خدمت، تیسرا آتا ہے۔ اُس کو جواب کچھ اور ملتا ہے۔ سوال ایک ہی ہوتا ہے۔ جواب مختلف۔ اکثر لوگوں نے یہاں پہنچ کر ٹھوکر کھائی ہے اور عیسائیوں نے بھی ایسی حدیثوں پر بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ مگر احمقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مفید اور مبارک طرزِ جواب پر غور نہیں کی۔

اس میں سِرّ یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس قسم کا مریض آتا تھا۔ اُس کے حسبِ حال نسخہ شفاء بتلا دیتے تھے جس میں مثلاً بُخل کی عادت تھی اُس کے لئے بہترین نیکی یہی ہو سکتی تھی کہ اُس کو ترک کرے۔ جو ماں کی خدمت نہیں کرتا تھا بلکہ اُن کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتا تھا، اُس کو اسی قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی کہ وہ ماں باپ کی خدمت کرے۔

طبیب کے لئے جیسا ضروری ہے کہ تشخیص عُمدہ طور پر کرے۔ اسی طرح پر واعظ کے منصب کا یہ فرض ہے کہ وعظ و پند سے پہلے اُن لوگوں کے امراض کو مدِّنظر رکھے جن میں وُہ مبتلا ہیں۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ یہ فراست اور معرفت حقّانی واعظ کے سوا دُوسرے کو کم ہی ملتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں باوصفیکہ سینکڑوں ہزاروں واعظ پھرتے ہیں۔ لیکن عملی حالت مُلک کی دن بدن پستی کی طرف جا رہی ہے۔ ہر قسم کی اعتقادی، ایمانی، اخلاقی، غلطیاں اور کمزوریاں اپنا اثر کرتی جاتی ہیں۔ یہ اِس لئے کہ وعظوں میں حقانیّت نہیں اور رُوح نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں ۲ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۲ تبوک۔ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد گول بازار ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام عشرۂ تحریک جدید کے سلسلے میں ایک اہم جلسہ زیرِ صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی نے مجلس کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی جس کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان نے تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محترم مولٰنا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے تحریک جدید کی اہمیت کے بارہ میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ صدارتی تقریر کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے سلسلے میں سلائیڈز دِکھلائیں۔ یہ اجلاس اجتماعی دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ ظہور/اگست کو دو لڑکوں کے بعد بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت نومولودہ کا نام امۃ الرفیق تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ چوہدری فضل الٰہی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی پوتی اور محترم چوہدری بشارت احمد صاحب گولڑیالہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

(منظور احمد ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶ اگست کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے پوتے عزیزم میاں قمر احمد صاحب (لیبر آفیسر سرگودھا) ابن مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح عزیزہ مکرمہ طاہرہ احمد صاحبہ بنت محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی سے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سیّد عبد الحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ؛ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ تبوک ۱۳۵۱ ہش

اتحاد کا ایک قیمتی اصول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حال ہی میں ایک معاصر نے لکھا ہے۔

"پاکستان میں فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے کی بجائے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا مذہبی روحانی اور اخلاقی شعور پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جو ملک کو متحد و مربوط وحدت بنانے میں مدد دے۔ اس سلسلے میں یہ ضروری ہے کہ ان امور پر زور دیا جائے جو سب مسلمانوں میں مشترک مذہبی قدروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

... ہمیں چاہیئے کہ مسلمانوں کی توجہ اسلام کے ان بنیادی اصولوں کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کریں جو سب کلمہ گوؤں میں مشترک ہیں اور جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ فروعات میں جو اختلافات ہیں ان کے بارے میں وسعت قلبی کی ضرورت ہے۔"

یہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ پاکستان میں فکری وحدت اسی طرح پیدا کی جاسکتی ہے کہ ہم اسلام کے بنیادی اصولوں کو اتحاد اور وحدت کی بنیاد بنائیں ان میں ہر مکتب فکر کے تمام مسلمان متحد ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے اسی اصول کی بنیاد پر مملکت پاکستان کی بنیاد رکھی تھی اور یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے۔ قرآن کریم نے تو یہ اصول اہل کتاب کے سامنے بھی پیش کیا اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا

تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

یعنی ایسے امور میں تو مسلمانوں سے تعاون کرو جو تمہارے اور ان کے درمیان مشترک ہیں جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ یہ اصول پیش کیا اور اس کی بنیاد پر ہی مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی۔ چنانچہ آج سے بیالیس سال قبل جب ملکی سیاست میں مسلمانوں کو شدید خطرات کا سامنا ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بڑی دردمندی کے ساتھ مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ

"مشترکہ عقائد کو بنیاد بنا کر ایک ہو جاؤ کہ اسی میں مسلمانوں کی کامیابی ہے"

مردم شماری

یکم ستمبر سے ملک بھر میں مردم شماری کا کام شروع ہو چکا ہے اس دفعہ کی مردم شماری جو پورے ایک ماہ میں مکمل ہوگی ملک کے مستقبل کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ حکومت پاکستان عوامی مفاد سے متعلق آئندہ جو منصوبے بھی مرتب کرے گی ان کی بنیاد اسی پر ہوگی۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری قیام پاکستان کے چار سال بعد ہوئی تھی دوسری ۱۹۶۱ء میں ہوئی اور اب تیسری بار یہ مردم شماری ہو رہی ہے۔

مردم شماری کے ذریعے صرف انسانوں کی گنتی ہی نہیں ہوتی بلکہ افرادی قوت کے بارے میں بھی مکمل کوائف حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ مردم شماری میں تعلیم۔ فنی تربیت اور مختلف ہنروں کے بہرہ ور افراد سے متعلق بھی ایک صحیح اور جامع رپورٹ سامنے آجائے گی۔ جس کی بنیاد پر مستقبل میں ملک کی تعمیر و ترقی کی سکیمیں بنائی جائیں گی اور موجودہ منصوبوں میں مناسب ردو بدل کیا جائے گا۔ گویا سائنسی بنیادوں پر وسائل فراہم کرکے جدوجہد کا آغاز کیا جائے گا۔ یہ سب امور مردم شماری کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کر دیتے ہیں۔ ان حالات اہل پاکستان کا اور بالخصوص احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ مردم شماری کے کارکنوں سے ہر جگہ بھرپور تعاون کریں۔ تاکہ مکمل اور صحیح اعداد و شمار مرتب ہو سکیں تعاون کے سلسلے میں یہ امور پیش نظر رہنے چاہئیں:۔

۱۔ اس امر کا اطمینان کرلیں کہ آپ کے گھرانے کے ہر فرد کو فہرست میں شمار کرلیا گیا ہے

۲۔ جو رشتے دار یا ملازم آپ کے گھر میں رہتے اور کھاتے پیتے ہیں ان کا اندراج بھی ضرور کروایا جائے۔

۳۔ آپ سے عمر۔ ازدواجی حیثیت۔ مذہب۔ زبان۔ اور خواندگی کے متعلق جو امور بھی دریافت کیئے جائیں ان کا درست اور صحیح جواب لکھوائیں

۴۔ عورتوں اور بچوں کا شمار کرانا بھی نہایت ضروری ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ان امور کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ ان کے علاوہ بھی مردم شماری کے کارکنان کو اپنے کام کے سلسلے میں جس مدد اور تعاون کی بھی ضرورت ہو وہ ہمیں ضرور پیش کرنا چاہیئے تاکہ تمام مطلوبہ اعداد و شمار مقررہ مدت کے اندر درست اور صحیح صورت میں بخیر و خوبی مرتب ہوسکیں۔

عیسائیوں کی پالیسی میں انقلابی تبدیلی

عیسائیوں کے ایک با اختیار اور نہایت اہم ادارہ ایکومینیکل کونسل نے دیگر مذاہب کے ساتھ عیسائیت کے تعلقات کے بارہ میں نئی پالیسی وضع کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

"کلیسیا کا سینہ مسلمانوں کے احترام سے معمور ہے ... اگرچہ یہودیوں کے ایک بڑے طبقے نے رسول کو تسلیم نہیں کیا تاہم بزرگ خاندان میں سے ہونے کے باعث وہ خدا کے بہت چہیتے ہیں (یہ مجلس) یہودیوں سے نفرت اور ان کی تادیب کو نہ صرف ناپسند کرتی ہے بلکہ اس کی مذمت کرتی ہے ... ... عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ کبھی یہودیوں کو راندہ۔ ملعون اور صلیب دینے کے ملزم و مجرم کی حیثیت میں پیش نہ کریں۔ ... ... کلیسیا اپنے متبعین کو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی مذمت کرنے سے منع کرتی ہے ... عیسائی دوسروں کے ساتھ ان کی نسل اور عقیدہ اور طرز زندگی کی بناء پر امتیاز برتنے اور انہیں ہراساں کرنے سے پرہیز کریں۔"

(اسلامک ریویو)

عیسائی لیڈروں کی یہ نئی پالیسی دنیا کے بدلتے ہوئے حالات رجحانات اور ضروریات کے تحت وضع کی گئی ہے۔ وہ زمانہ کے تقاضوں اور مصلحت وقت کی خاطر اپنی گزشتہ روایات اور بنیادی اصولوں تک کو فراموش کرنے پر آمادہ ہیں حتیٰ کہ یہودیوں کو بھی گلے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے ساتھ ان کی تاریخی اور نسلی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ اس کے بالمقابل یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے بعض حلقے دن رات اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ کلمہ گو مسلمانوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے دیا جائے۔ حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے سب سے بڑھ کر رواداری محبت و اخوت اور شفقت علی خلق اللہ کا سبق ہمیں دیا ہے۔

لجنات اماء اللہ توجہ فرماویں

لجنات اماء اللہ کی تاریخ جلد سوم جو ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۲ء تک کے حالات پر مشتمل ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ اس جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہی ہے جس کی کتابت اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو جائے گی۔

اس کتاب میں پہلے مرکزی کاموں کا ذکر کرکے پھر ہر لجنہ کی ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۲ء تک کی تاریخ دی جائے گی۔ آپ اس سلسلہ میں میری مدد کریں۔ کہ آپ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۲ء تک کی ایک جامع رپورٹ تیار کرکے مجھے بھجوا دیں۔ اس رپورٹ میں اپنی لجنہ کی خاص خاص خدمات کا بھی ذکر ہو۔ اور جنہوں نے اچھا کام کیا ہو ان کارکنات کا بھی ذکر ہو میں آپ سب لجنات کی بہت ممنون ہوں گی اور ایک حد تک میرا کام بھی ہلکا ہو جائے گا۔

یہ رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مل جانی چاہیئے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ وارفع مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات اور مسلمان اکابرین کی آراء

(مکرم یعقوب امجد صاحب کھاریاں چھاؤنی)

قریباً ایک سو سال پہلے اسلام کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ بیرونی حملوں کی یورش ہو رہی تھی اور اسلام کا وہ بحر بے پایاں جو مغرب میں فرانس کے ساحل سے ٹکراتا اور مشرق میں چین کے لئے سیلاب عظیم بن کر چڑھتا چلا جا رہا تھا وہ پھر سمٹ کر وادیٔ بطحاء کی طرف لوٹ رہا تھا۔ نصرانیت کا طوفان امنڈتا چلا آرہا تھا اور لادینی عناصر اپنے اپنے پر پُرزے نکال رہے تھے۔ مسلمان علماء باہمی اختلافات میں ایسے پھنس چکے تھے کہ انہیں اسلام کے دفاع کی طرف بہت کم توجہ تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس نے اپنی سنت کے مطابق قادیان (ضلع گورداسپور) کی گمنام بستی سے ایک دردمند و راستباز اور غمخوارِ اسلام کو نورِ محمدیت کی ضیا بخشی اور احیائے دین و اقامتِ شریعت اس کا وظیفہ مقرر فرمایا۔ اس لئے کہ اس کے مطاع و آقا حضرت محمد مصطفیٰ فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری دور میں مبعوث ہونے والا مسیح احیاء دین اور اقامتِ شریعت کا فریضہ بجا لائے گا۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت مرزا غلام احمد مسیح دوراں علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص نشانوں اور تائیدوں کے ساتھ مبعوث فرمایا اور حضور سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جو کام ان کے ذمہ لگائے گئے تھے انہیں سرانجام دینے کی قوت ودیعت فرمائی گئی۔ ہماری شریعت میں جہاں مسیح دوراں علیہ السلام کی صفات بیان ہوئی ہیں وہاں "حکماً عدلاً" کے الفاظ صراحت سے آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے عملی طور پر حکم و عدل ہونے کا فریضہ سرانجام دیا اس طرح کہ وہ مسائل جو مسلمانوں کے درمیان نزاعی صورت اختیار کر چکے تھے (اور اکثر علماء انہی میں الجھے رہتے تھے) ان کے بارے میں علمِ الٰہی سے خبر پا کر حتمی رائے دی۔ انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ "معراج النبیؐ" جیسا اہم مسئلہ تھا۔ اس کے بارے میں علماء میں شدید اختلاف تھا۔ چنانچہ حکم و عدل حضرت مسیح دوراں نے نہایت صراحت سے فیصلہ صادر فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کو ایک ارفع و اعلیٰ مقام قرار دیا۔ وہ مقام کہ جہاں تک کسی بھی انسان کا پہنچنا ناممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جس جسم کے ساتھ ہوا وہ آسمانی جسم تھا۔ وہ معراج قابل تعریف نہیں جو عام مانتے ہیں۔ چونکہ ہر ایک شخص اپنی حد تک بات کرتا ہے۔ بچہ اسی حد تک ہی کہتا ہے جو کھیل تک محدود ہو کم علم اپنی حد تک اسی طرح یہ لوگ چونکہ اس حقیقت سے محض ناآشنا اور ناواقف تھے انہوں نے یہاں تک ہی اس راز کو سمجھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے مجھ پر اس کی حقیقت کھول دی ہے اور عوام اس سے محض ناواقف ہیں۔ اس لئے اعتراض کرتے ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ یہ ایسا کشفی رنگ تھا کہ اس کو ہرگز خواب نہیں کہہ سکتے۔ یہ بھی بیداری تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کمال حاصل ہوا اور یہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کامل درجہ کا تقدس اور تطہر نہ ہو۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

آپ کے اس ارشاد پر پون صدی سے زیادہ مدت گزر چکی ہے۔ اختلافی مسائل اور معراج کی حقیقت کے بارے میں جو بحث و مباحثہ پہلے ہوتا تھا۔ اس کی نوعیت بدل چکی ہے اس لئے کہ حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام مسائل کی تسلی بخش طریق سے وضاحت فرما دی ہے۔ سائنسی دور نے انسانی مشاہدات کو نہ صرف آگے بڑھایا ہے بلکہ علم و تحقیق کے لئے بھی مزید راہیں ہموار کر دی ہیں۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے مسائل وغیرہ میں کوئی تضاد نہیں۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ صرف مذہبِ اسلام ہی سائنسی تقاضوں پر پورا اترنے والا مذہب ہے تو یقیناً درست ہوگا۔ فی زمانہ سائنسی علوم نے جتنی ترقی کی ہے اسلام نہ صرف اس کی تائید کرتا ہے، بلکہ اس تمام ترقی کے اصول اور پیشگوئیاں بھی پیش کرتا ہے۔

ان تمہیدی سطور کے بعد اب "واقعہ معراج" کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی دور سے آج تک یہ حقیقت ہر مسلمان کو مسلم ہے کہ قرآن مجید شریعت کا اصل الاصول اور منبع ہے اور یہی عقیدہ تاقیامت ہر مسلمان کا اصل ایمان رہے گا۔ خود حضرت خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی اصل پر کاربند رہے اور عملی و قولی شہادت اسی کے مطابق پیش کی۔ یہ امر بھی تمام مسلمانوں میں مسلم ہے کہ اگر کوئی روایت یا قول خلافِ نصوصِ قرآنیہ ہو تو وہ بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ اس لئے جو حدیث صریح نصِ قرآنی سے متناقض و معارض ہوگی وہ غیر معتبر اور نامقبول ہوگی۔ اس اصل کو تسلیم کر لینے کے بعد جب بھی کوئی شخص "معراج" کے واقعہ پر قرآن مجید کی روشنی میں غور کرے گا تو یقیناً وہ معراج کی حقیقت و ماہیت کا علم صحیح پانے میں کامیاب ہوگا۔

قرآن مجید میں دو جگہوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی سفر کا ذکر ملتا ہے۔ اوّل سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں جہاں "اسریٰ" کا لفظ استعمال ہوا ہے اور دوم سورۃ النجم میں جہاں ایک روحانی سفر کی علامات اور انتہائی ترقی کا ذکر ہے۔ پہلے سفر میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سفر کرنے کا ذکر ہے نہ آسمان پر جانے کا ذکر ہے [illegible] نشانات کا تذکرہ ہے جو آسمانی سفر کے دوران ملتے ہیں۔ اس سفر کو "اسریٰ" کے لفظ کی رعایت سے "اسراء" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کتبِ تفسیر اور احادیث کے مجموعوں میں "باب الاسراء" کے نام سے تفصیلی تذکرہ ملتا ہے۔ پر ہمارے پیش نظر اس وقت "واقعہ معراج" کا مختصر جائزہ ہے۔ اس لئے ہم سورۃ النجم کی وہ آیات یہاں درج کرتے ہیں جن میں "معراج" کی تمام علامات کا ذکر ملتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اس واقعہ کو "معراج" کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ روایات میں جہاں اس سفر کا ذکر آتا ہے وہاں "عُرِجَ بِی" کے الفاظ آتے ہیں۔ پس اسی مناسبت سے اسے "معراج" کے نام سے لکھا اور بولا جاتا ہے۔ تفاسیر اور احادیث میں "معراج" کے لئے "واقعہ اسراء" سے الگ باب میں ذکر ملتا ہے اور صاف لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ مکہ سے افقِ اعلیٰ پر تشریف لے گئے۔ اس سارے واقعہ میں "مسجد اقصیٰ" کا ذکر نہیں ملتا۔ پس سورۃ نجم کی ان آیات پر غور کیجئے جن میں معراج کا ذکر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝
ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝
وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا
أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتُمَارُونَهُ
عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ
نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِندَ
سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ۝ عِندَهَا
جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝ إِذْ يَغْشَى
السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۝
لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ
رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۝

(سورۃ نجم رکوع ۱)

یہ آیات واقعہ معراج کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ان آیات کی روشنی میں ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کب ہوئی؟ اس بات کو بالاتفاق تسلیم کیا گیا ہے کہ "سورۃ النجم" مکے کے ابتدائی سالوں میں نبوت کے پانچویں برس نازل ہوئی تھی۔ پس یہ فیصلہ خود بخود صادر ہوا کہ معراج کا واقعہ بھی نبوت کے پانچویں سال سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ اس کے وقوع کی تاریخ اور ماہ کے بارے میں متعدد روایات ہیں۔ اس لئے ان تمام کا جائزہ لینے کے بعد دورِ حاضر کے سیرت نگار محققین نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ معراج کا واقعہ ۲۷ رماہ رجب کو پیش آیا تھا۔

(سیرۃ النبیؐ جلد سوم تالیف سید سلیمان ندوی اور رحمۃ للعالمین تالیف قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ تحریکِ جدید کے موقع پر خدام کی یاد دہانی کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زرّیں ارشادات

(۱)

"تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں مثلاً ہزاروں احمدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے۔ کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں۔"

(۲)

"جماعت میں اتنی استعداد ہے کہ وہ تحریک کا چندہ سات لاکھ نوے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے۔ اگر وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم نے حاصل کی ہیں اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورتِ وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں۔ لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تاکہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور برکت سے پورا کر دے۔"

(۳)

"ہم نے اپنے سامنے جو ایک ٹارگٹ رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو۔ پاکستانی جماعت کو وہ جمع کرنی چاہیئے اور یہ منصوبہ سات نوے ہزار بجٹ پر مشتمل ہے۔"

مرسلہ:- مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

"اے میرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو"

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں آگے ہی آگے بڑھا ...... اس لئے ہر دم ہر گھڑی آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ اور جو قربانیاں آج سے پہلے کر چکے ہو آج ان سے بڑھ کر کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کل ان سے اور پرسوں ان سے بڑھ کر اور ہر دم بڑھتے ہی جاؤ۔ کیونکہ جو قوم کھڑی ہو جاتی ہے وہ گر جاتی ہے"

تحریک جدید کے سال کا بیشتر حصہ گذر چکا ہے لیکن مجموعی وصولی ابھی تک پچاس فیصد تک بھی نہیں پہنچی۔ لہذا ہمارے عہدیداران تحریک جدید کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھیں اور نئے سال کے اعلان سے پہلے پہلے تحریک جدید کے چندہ جات کی وصولی کو سو فیصدی تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ تاکہ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کرام کو بروقت اخراجات فراہم کئے جا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ اشاعتِ اسلام کے کام کو اخراجات نہ ملنے کی وجہ سے ضعف پہنچے۔

کام مشکل ہے بہت۔ منزلِ مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
(کلام محمود)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم رحیم بخش صاحب لدھیانوالہ ضلع لائلپور

مشیت ایزدی سے میری چچی جان محترمہ برکت بی بی صاحبہ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک رات کے قریباً دس بجے بعمر قریباً ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ میں بہت سی اعلیٰ صفات پائی جاتی تھیں پابند صوم و صلوٰۃ تھیں ہر ملنے والے کو بڑی بشاشت سے ملتیں ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آتیں اور پاس بیٹھنے والیوں کو ہمیشہ نصائح فرماتیں۔ دعا گو تھیں اور دعا پر بڑا یقین رکھتی تھیں۔ کوئی صدمہ پہنچتا یا خوشی۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر دعا میں مصروف ہو جاتیں غیر از جماعت احباب بھی آپ کے حسن اخلاق سے اتنے متاثر تھے کہ ان کی کثیر تعداد نے علیحدہ طور پر ان کی نماز جنازہ ادا کی

ابھی ہمارا یہ صدمہ ہلکا نہیں ہوا تھا کہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء بروز اتوار رات کو ہمارے چچا لال دین صاحب بھی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے خاندان میں اخلاق حسنہ کے لحاظ سے منفرد فرد تھے۔ شروع شروع میں جب میں نے بیعت کی تو انہوں نے میری سخت مخالفت کی اور میرا بائیکاٹ کر دیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وقت کا امام آگیا ہے تم نے ماننے میں کیوں دیر کی ہے۔ آپ پر اس خواب کا ایسا اثر ہوا کہ دوسرے دن صبح ہی آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیعت کی چٹھی لکھ دی۔

مرحوم اپنے اخلاق فاضلہ اور صفات حسنہ کی وجہ سے اپنوں اور غیروں سبھی میں مقبول تھے اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ان میں اس قدر موجزن تھی کہ ان کے نام سنتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے آپ جماعت کے ایک اچھے اور مخلص فرد تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے متبع تھے اور آپ کی مبارک تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ آپ مقامی جماعت کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھی تھے اور ہر روز صبح بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے۔ گو خلیفۂ وقت کی طرف سے جاری کی ہوئی ہر تحریک پر آپ عمل کرنے کی پوری کوشش فرماتے لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب یہ تحریک فرمائی کہ جماعت کا کوئی فرد بھوکا نہ رہے تو آپ خاص طور پر اپنے ہمسایوں اور ملنے والوں کے حالات کا جائزہ لیتے رہتے اور ان کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش فرماتے۔

مہمان نوازی کا وصف آپ میں نمایاں تھا۔ مہمان کو کھانا کھلاتے اور اس کے آرام کا ہر طرح خیال رکھتے۔ ایک دفعہ ایک مسافر آپ کے پاس آیا آپ اسے اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ اسے کھانا کھلایا۔ بستر مہیا کیا جب آپ نماز فجر کے لئے اسے اٹھانے کے لئے گئے تو وہ غائب تھا۔ اور بستر بھی ساتھ لے گیا تھا گھر والوں نے جب کہا کہ اجنبی کو بستر وغیرہ مہیا کرنے میں احتیاط سے کام لیا کریں۔ تو فرمایا۔ ممکن ہے اس غریب کو بستر کی ضرورت ہو اور ایسا کرنے کے لئے مجبور ہو گیا ہو۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوں کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی وفات کے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہو گا کہ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۵-۶-۷ اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۱ھش/ ۱۹۷۲ء بروز جمعرات۔ جمعہ اور ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین کرام

۱- تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔

۲- خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۳- خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیاری کرنا شروع کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

91

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرت ربوہ

(نگران دارالاقامۃ النصرت ربوہ)

(۳)

جماعت احمدیہ	کراچی	۱۲۷٫۶۰ روپے
جماعت احمدیہ	گوجرانوالہ	۳۰٫۰۰ روپے
محترمہ امۃ اللہ خان صاحبہ (از یوسف خان مرحوم)	سرگودھا	۴۰٫۰۰ روپے
جماعت احمدیہ کھریا	ضلع سیالکوٹ	۵٫۰۰ روپے
جماعت احمدیہ	جھنگ صدر	۱۰٫۰۰ روپے
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ روشن دین تنویر صاحب مرحوم	ربوہ	۵٫۰۰ روپے
مکرم سید مراتب علی صاحب	کراچی ۲۹	۴۰٫۰۰ روپے
″ منیر احمد صاحب چٹھہ		۴٫۵۰ روپے
″ خلیل احمد صاحب	لاہور	۵۰٫۰۰ روپے
″ لیفٹیننٹ کرنل رشید ملک صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۰٫۰۰ روپے
″ سید ارتضٰی صاحب	کراچی ۵	۷۰٫۰۰ روپے
″ محمد اکرم خان صاحب		۱۰٫۰۰ روپے
″ ماسٹر فقیر احمد صاحب		۱٫۰۰ روپے
مکرمہ مسز امین خلیل صاحبہ آف سیرالیون		۱۱۰٫۰۰ روپے
″ حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ		۵۰٫۰۰ روپے
″ بیگم صاحبہ بشیر احمد صاحب	لاہور	۲۵٫۰۰ روپے
″ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی		۱۰٫۰۰ روپے
مکرم محمد ذکریا صاحب		۱٫۰۰ روپے
مکرمہ مسز اے ایل چیمہ صاحبہ	لاہور	۵٫۰۰ روپے
مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر	ربوہ	۱۰٫۰۰ روپے
″ چوہدری محمد طفیل صاحب	سیالکوٹ شہر	۵٫۰۰ روپے
مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۲۰٫۰۰ روپے
مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی	ربوہ	۷۰٫۰۰ روپے
″ ڈاکٹر سید حبیب احمد صاحب	داریوسٹن	۳٫۵۰ روپے
″ محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ	چنیوٹ	۱۰٫۰۰ روپے
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ	کراچی	۵۰٫۰۰ روپے
″ طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ بذریعہ محاسب صاحب	کراچی	۵۰٫۰۰ روپے
مکرم مولوی سعدالدین صاحب کھوکھر ″ ″ ″	″	۳٫۰۰ روپے
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ″ ″ ″ ″	″	۱٫۰۰ روپے
مکرم شیخ محمد اکرم صاحب ″ ″ ″	″	۵٫۰۰ روپے
″ چوہدری نعمت اللہ صاحب (حیدرآباد) ″ ″ ″	″	۱۰٫۰۰ روپے
″ چوہدری نذیر احمد صاحب ″ ″ ″	″	۴٫۰۰ روپے
″ چوہدری عبدالمجید صاحب ″ ″ ″	″	۱٫۰۰ روپے
″ محمد ابراہیم صاحب جالگبوری ″ ″ ″	″	۱٫۰۰ روپے
″ ملک مظفر احمد صاحب		۵۰٫۰۰ روپے
مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ چک ۸۲ ج ب	سرگودھا	۴۵٫۰۰ روپے
مکرم صالح منہاس صاحب	لاہور	۵۰٫۰۰ روپے
″ ملک عبدالتواب صاحب	ربوہ	۳٫۰۰ روپے
″ بیگم لیفٹیننٹ کرنل محمد طیب صاحب	لاہور	۵٫۰۰ روپے
″ حکیم عبدالرحمٰن صاحب	ربوہ	۱۵٫۰۰ روپے
″ چوہدری شیر محمد صاحب	کرم پورہ شیخوپورہ	۳٫۰۰ روپے
″ محمد رفیع صاحب	ربوہ	۵٫۰۰ روپے
″ ایم محمد علی صاحب	لاہور	۲٫۰۰ روپے
جماعت احمدیہ	حیدرآباد	۱۲٫۵۰ روپے
مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ		۵٫۰۰ روپے
جماعت احمدیہ	کیمبل پور	۴۱٫۰۰ روپے

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے تقریری انعامی مقابلے

تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات کا اعلان ہو چکا ہے طلبہ اور طالبات کو اس دوران روزانہ تقریری مشق کروائی جاتی رہی اور آخر میں طلبہ کا مسجد مبارک میں اور طالبات کا لجنہ اماء اللہ ہال میں تقریری انعامی مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں اوّل دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعام پانے والے طلبہ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دستِ مبارک سے انعام دیں گے اور انعام پانے والی طالبات کو لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعام دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

تقریری مقابلہ میں انعام پانے والے طلبہ

(معیار اوّل)

اوّل۔ ظفر احمد پشاور

دوم۔ خلیل احمد باجوہ لائلپور

سوم۔ عبدالماجد لائلپور

(معیار دوم)

اوّل۔ عبدالاحد بشارت

دوم۔ شمس الحق طیّب ربوہ

سوم۔ ممتاز احمد

تقریری مقابلہ میں انعام پانے والی طالبات

(معیار اوّل)

اوّل۔ نصیرہ صادقہ گوجرانوالہ

دوم۔ کرامت النساء سرگودھا

سوم۔ عامرہ منیر گوجرانوالہ

(معیار دوم)

اوّل۔ امۃ الرفیق طاہرہ ربوہ

دوم۔ امۃ الماجد و نصیرہ نسیم ربوہ

سوم۔ نمود سحر ربوہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

حل شدہ پرچہ جات جلد واپس بھجوائیں

اطفال احمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات چودہ اگست کو منعقد ہو چکے ہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ اگست مرکز میں جلد از جلد ارسال کریں۔ جن مجالس کے پاس فارم رپورٹ کارگزاری ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً خط لکھ کر مرکز سے حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم عبدالوہاب صاحب سکن کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ ایک طبعی بیماری کے باعث قریباً ۷۸ برس کی عمر میں ۱۶ اگست ۱۹۷۲ء کو اپنے گاؤں کوٹ کوڑا میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تہجد گذار بہت دعاگو اور مخلص احمدی تھے مرحوم موصی تھے اس لئے فی الحال گاؤں ہی کے قبرستان میں ربوہ امانت دفن کیا گیا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ کے علاوہ چار بیٹے تین بیٹیاں اور ایک خاصی تعداد پوتے پوتیوں نواسے نواسیوں کی چھوڑی ہے۔ آپ کا ایک بیٹا اسی وقت انڈیا میں جنگی قیدی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے دامن رحمت ومغفرت میں چھپا لے اور ان کے درجات بلند فرمائے نیز پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں نیکی و تقویٰ میں مرحوم کے نقش قدم پر چلائے (آمین) (محمد احمد مولوی فاضل گکھڑوالی منزل دارالصدر غربی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کئی دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (حکیم غلام رسول ودھوا ضلع سرگودھا)

۲۔ میری والدہ صاحبہ سات آٹھ روز سے سخت بیمار ہیں اب کچھ افاقہ ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت دے (آمین)

(طاہر رضا کھوکھر۔ ڈسکہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان دو چیزوں کا نام ہے ایک عقیدہ اور دوسری قوت محرکہ

عقیدہ مقصد پر دلالت کرتا ہے اور ایمان مقصد کے مطابق عمل کی دعوت دیتا ہے

(از سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

غرض احمدیت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ ایمان ہے۔ عقیدہ اس کا ایک حصہ ہے۔ یعنی ایمان دو چیزوں کا نام ہے اور وہ عقیدہ اور قوت محرکہ ہیں۔ اور عقیدہ ایک چیز کا نام ہے یعنی کسی چیز کو سچا سمجھنا۔ پھر ایک شخص میں کام کا جوش ہوتا ہے الگ ہی نہیں۔ یعنی عقیدہ اور قوت محرکہ الگ الگ بھی پائی جاتی ہیں ہزاروں ہزار آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں لیکن ان میں قوت محرکہ نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح ہزاروں ہزار آدمی ایسے ہوتے ہیں جن میں عقیدہ نہیں پایا جاتا۔ صرف قوت محرکہ پائی جاتی ہے وہ کام کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے گویا عقیدہ مقصد پر دلالت کرتا ہے اور ایمان مقصد اور اس کے مطابق عمل پر دلالت کرتا ہے دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو مقصد رکھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اور دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو عمل کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد نہیں رکھتے۔ لیکن مومن وہ ہے جو مقصد اور عمل دونوں کا مجموعہ ہوتا ہے

دوسری چیز جو احمدیت میں داخل ہو کر انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ وہ عمل ہے۔ ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں قوت محرکہ عمل میں آ جاتی ہے۔ مثلاً بیلنا ہے۔ بیلنے میں اگر گنا ڈالا جائے جو قوت محرکہ کا قائم مقام ہے اور پھر بیلنا حرکت کرے تو اس سے رس ٹپکنے لگتی ہے اسی طرح انسان کے اندر جب عقیدہ پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ بھی پیدا ہوتی ہے تو قوت محرکہ مقصد کے ساتھ مل کر رس پیدا کرتی ہے جس طرح بیلنا ہو مگر اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو بیلنے کو حرکت دینے سے رس نہیں ٹپکتی۔ اسی طرح اگر صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہو قوت محرکہ نہ ہو تو اس سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا جس طرح بیلنے کو جب تک حرکت نہ دی جائے اور اس میں گنا نہ ڈالا جائے۔ انسان رس حاصل نہیں کر سکتا۔ رس نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیلنا میں گنے ڈالے اور پھر اسے حرکت دے۔ اسی طرح جب کوئی مقصد معین ہوتا ہے اور پھر انسان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے کہ اسے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔ اور پھر انسان وہ کام کرنے لگ جاتا ہے تو اس کو عمل کہتے ہیں۔

عمل کے بغیر بھی انسان صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے بتایا ہے کہ خالی بیلنا حرکت کرتا رہے اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو رس حاصل نہیں ہو سکتا اسی طرح عقیدہ ہو لیکن قوت محرکہ صحیح مقصد پر کام نہ کرے تو ایمان بے کار ہے اسی طرح اگر عمل ہو ایمان نہ ہو تو وہ عمل بھی بے کار ہے اس کا کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں ہو گا۔ عیسائی دیکھ لو کتنا عمل کر رہے ہیں لیکن چونکہ وہ عمل ایمان کے تابع نہیں اس لئے وہ روحانیت سے دور ہیں۔

در اصل عمل ایمان کا لباس ہے اور ایمان مخفی چیز ہے۔ جب ہم لباس کو دیکھتے ہیں تو اس سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کے پیچھے کوئی آدمی ہے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۶۶۲، ۶۶۳)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ بشریٰ بشارت صاحبہ کا اپریشن ۹ ماہ حال کو سی۔ ایم۔ ایچ کھاریاں کینٹ میں ہو رہا ہے۔ عزیزہ کو اپنڈے سائٹس کی تکلیف ہے۔ التجا ہے کہ احباب عزیزہ کی کامل صحت کے لیئے دعا فرمائیں۔ (بشارت احمد سٹیشن ہیڈ کوارٹر کھاریاں کینٹ)

جمالِ تبسم سے کمالِ فلورا
طب
دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت
نفاست کے لئے
خاندان بھر کی ضرورت
فلورا
ٹوتھ پاؤڈر
تھوک خریدنے کے لئے
نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ سے رجوع فرمائیں

اطفال الاحمدیہ ربوہ کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس

الحمد للہ کہ مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس ۲۳ اگست کو شروع ہو کر ۳۱ اگست کو بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں ربوہ کی مجالس اطفال کے ۱۵۱ اطفال بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ ان میں سے ۱۲۵ امتحان میں شریک ہوئے ۱۱۵ کامیاب قرار پائے۔

اگلے روز اطفال کے ماہانہ اجلاس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیاب ہونے والے اطفال میں اسناد تقسیم فرمائیں۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اطفال کے نام یہ ہیں

اول مقصود الحق ابن مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب۔
دوم ملک محمد خورشید ابن شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل
دوم شمس الحق طیب ابن ڈاکٹر فضل حق صاحب
سوم لئیق احمد طاہر ابن فہیم احمد صاحب

(عبد المومن نگران تربیتی کلاس)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۳ ستمبر۔ صدر مملکت مسٹر ذو الفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ شملہ معاہدہ کے اصولوں سے سرمو انحراف نہیں ہو گا اور پاکستان پورے خلوص سے اس پر عمل کرے گا۔ آپ نے فرمایا بھارتی سیالکوٹ اور سندھ کو خالی کریں گے لیکن ہم وہاں رہیں گے جہاں ہم ۱۷ دسمبر کو موجود تھے۔ آپ کل لاہور پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ وہ فی الحال ملک سے باہر نہیں جا رہے اور نہ وہ جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے جنرل اسمبلی میں شرکت کرنے والے وفد کی سربراہی مسٹر عزیز احمد کریں گے

وزیر برائے اقلیتی امور سیاحت کریں گے

کراچی ۴ ستمبر۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر معراج خالد نے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ڈھاکہ انتظامیہ پاکستان کے جنگی قیدیوں پر مقدمہ چلانے کی جو بار بار دھمکی دے رہی ہے وہ در اصل بھارت کی شہ پر دی جا رہی ہے۔ شیخ مجیب الرحمن مکمل طور پر بھارت کے رحم و کرم پر ہیں وہ بھارتی حکومت کے اغراض کو پورا کر رہے ہیں جنگی قیدیوں پر مقدمہ چلانے کے اعلان سے بھارت کا مقصد پاکستان کو مرعوب کرنا ہے۔ لیکن حکومت پاکستان کو اس قسم کی باتوں سے جھکنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی ہمارے جنگی قیدی پاکستان کی توہین برداشت کریں گے۔

پشاور ۴ ستمبر۔ مرکزی وزیر قدرتی وسائل اور پاکستان پیپلز پارٹی صوبہ سرحد کے صدر مسٹر حیات محمد خان شیر پاؤ اور مرکزی وزیر تعلیم مسٹر حفیظ پیرزادہ نے سوات کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کے مسٹر شیر محمد کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ مسٹر شیر محمد ریاست سوات میں صوبائی اسمبلی کی خالی نشست پر انتخاب لڑ رہے ہیں۔

واہگہ ۴ ستمبر۔ کل پاکستان اور بھارت کے سینئر کمانڈروں کا چوتھا اجلاس واہگہ کے پاکستانی علاقہ میں ہوا جو پانچ گھنٹے جاری رہا۔ جموں و کشمیر کے سیکٹر کمانڈروں نے جو حتمی سفارشات پیش کی ہیں سینئر کمانڈروں نے ان پر غور کیا۔ کچھ سفارشات منظور کر لی گئی ہیں اور کچھ پر آج کے اجلاس میں تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ سینئر کمانڈروں کو ان کے سٹاف آفیسروں نے بھی بات چیت میں مدد دی۔

گمشدہ عینک

مجھے بیت الانوار اسٹیشن کے سامنے والی سڑک سے ایک نظر کی عینک ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں۔ (داؤد احمد بھٹی معرفت محمد حنیف بھٹی آف شکار دار محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴